ہماری مظلومیت

ہماری تاریخی خصوصیتوں میں ایک مظلومیت بھی ہے۔ یہ خصوصیت تاریخ کی ابتدائی روانی سے ہی ہم سے خاص ہوگئی۔ اگر اپنی تاریخ کو انسانیت کی تاریخ سے شروع سمجھئے، تو ہماری مظلومیت کی ابتداء تب ہوتی جب تاریخ انسانیت نے کنمنانا شروع کیا (اس کی 'مرقومیت' تو بہت بعد کی بات ہے۔) یعنی جب مردم شماری 'چار' کے ہندسہ میں محدود تھی۔ تبھی ایک ناجائز جوش نے ایک چوتھائی انسانی آبادی کو قاتل وظالم جیسے نئے الفاظ کا مصداق بنادیا اور ایک چوتھائی آبادی کو مقتول ومظلوم، باقی یعنی آدھی آبادی کو مظلوم کا مظلوم سوگوار بنادیا۔ (یہ مظلوم سوگواری دراصل فطری قلبی جذبہ اور ہمدردی کا وہ مظاہرہ تھا جو مظلوم کے کھاتے میں جاتی ہے، ظالم اس سے محروم ہی رہ جاتا ہے۔ ظاہر ہے اس وقت تاریخ انسانیت میں تصنع اور خارجیت کا شائبہ بھی نہ تھا کہ ظالم کسی زبانی یا اوپری، خارجی حمایت کی امید کرسکتا۔) اگر ہماری تاریخ کو بعد کے کسی عہد (یا بوجوہ حضرت خلیل کے زمانہ) سے شروع مانی جائے تب بھی ہماری مظلومیت وہیں سے 'چلتی' ملے گی۔ اگر بعد کے مورخوں (جدید ترقیمی تاریخ دانوں) کو اس وقت سے ہماری تاریخ کی روانی پر اعتراض ہو (جائز ناجائز) تو کم از کم رسول اکرمؐ کے وقت سے ہی ہماری تاریخ کی ابتداء سمجھ لی جائے۔ اس وقت سے تو بہر حال ہماری مظلومیت کو ماننا پڑے گا۔ آپؐ کا فلاحی مشن روز اول سے ہی مظلومیت میں ڈوبا رہا۔ اس کے بعد جناب امیرؑ اور سبط اکبرؑ کے دور کا سرنامہ بھی یہی مظلومیت رہی۔ کربلا میں آپؑ کا مشن غیر معمولی انداز سے عملی ونظری طور سے ایک نکتہ میں سمٹ گیا تھا، اسی لئے یہیں ہماری مظلومیت بھی اپنے بھرپور نمایاں وتوانا جلوہ میں ظاہر اور عالم آشکارہ ہوئی۔

یہ مظلومیت اور اس کی مسلسل یاد ہماری تاریخ ہی نہیں، ہماری زندگی کا سب سے بیش بہا اور قابل فخر سرمایہ ہے۔ پیش نظر شمارہ بھی اسی کے حوالے ہے۔ اس کے مضامین اور منظومات کے عنوانات بظاہر مختلف ہیں لیکن سب کا موضوع مظلومؑ کربلا ہی ہے اور سب کا محور مظلومیت ہے۔

مظلوم کربلا صرف کربلا کے مظلوم نہیں ہیں بلکہ سالار مظلومان عالم اور تمام مظلوموں کا سہارا' پناہ اور نفسیاتی قوت ہیں۔

آپ نے مظلومیت کے ساتھ وابستہ 'کمزوری' اور ظالم کے ساتھ زوروقوت کے تصور کو پوری طرح بدل دیا، مظلومیت کو ایک بڑی اور انقلاب آفریں طاقت کی صورت دے دی۔

اس خاص نمبر کی ایک اور خصوصیت بھی آپ کی نگاہ کو متوجہ کرے گی۔ اس میں ہمارے جانے پہچانے 'پرانے' چہروں کے ساتھ ساتھ کچھ 'شعاع عمل' کی نگاہ میں نئے سے لیکن علم وادب کی دنیا کے معروف تاریخی نام بھی شامل ہیں۔ ہمارے فاضل قارئین ان سے اور ان کے اختصاصات سے ضرور واقف ہوں گے۔ آگے آپ کی نظر میں ؎

گر قبول افتد زہے عز وشرف

(م۔ر۔عابد)